بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ________ قریشی آرٹ پریس

کتابت ________ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ________ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ________ مارچ ۲۰۰۴ء

اکیاسیواں باب

کراہیت التوقیت نہی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(باب) ۸۱

كَرَاهِيَةِ التَّوْقِيتِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هٰذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ، فَلَمَّا أَنْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَ مِائَةٍ، فَحَدَّثْنَاكُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السِّتْرِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقْتاً عِنْدَنَا وَيَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ،

قَالَ أَبُو حَمْزَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذٰلِكَ.

۱۔ ابوحمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت (نام ابوحمزہ) اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فراخی اور حکومت آئمہ کا زمانہ ۷۰ھ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۱۴۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کو، تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابوحمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

توضیح: علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مراۃ العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب الغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہو گا (ہمارے شیعوں کو) ابوحمزہ نے کہا ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عز وجل نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور، یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہو گا جبکہ میراد لی جائے، واقعۂ کربلا کی چھیڑ چھاڑ کی ابتدا کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہورہ کے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے سنہ ۲۰۰ھ ہاں اس صورت میں یہ صحیح ہو گا جبکہ ان سنین کا تعلق ابتدائے تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہلِ کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پا لیتے تو یقیناً آلِ محمدؐ کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابو مسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادقؑ کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق لکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن شیعوں سے چونکہ کتمانِ امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابو مسلم کا داخلہ اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابو مسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسولؐ سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سنِ ہجری نبی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہو گا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہو گا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے اقارب کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسینؑ سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو و اثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت و جہت معلوم نہ ہو اور کہا گیا ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیلہ ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر علم الٰہی میں قتل حسینؑ اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراخی

کو ۷۰ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دوچند مدت میں ظاہر کرتا" بدا کا مسئلہ پہلے بیان ہوچکا۔

صاحب صافی شارح اصول کافی اس حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں کہ ۷۰ھ زمانہ امامت زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوے خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دنوں استقلال نہ تھا لہٰذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہوگیا تھا امیرالمومنین علیہ السلام نے خبر دی ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارخاء بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابوحمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام مہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسینؑ ۶۱ھ میں، ۷۰ھ سے پہلے ہوئی، رہا ۱۴۰ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور دوانقی کا تھا اور ابتدا میں ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہوگیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبداللہ نے خروج کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو بسانے کی فکر میں تھا ۱۴۰ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادقؑ کی وفات ۱۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۱۴۰ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور دولت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر قتل حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۱۴۰ھ میں ہوتا۔ بہرحال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت حجت سے۔

٢ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْزَمٌ، فَقَالَ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ ؟ فَقَالَ : يَا مِهْزَمُ ! كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ وَ هَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَ نَجَا الْمُسَلِّمُونَ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ مہزم آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے مہزم جنھوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی۔ قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

٣ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ : كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ،

إنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لا نُوَقِّتُ

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے۔ ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٤ـ أحمَدُ بإسْنادِهِ قالَ: قالَ: أبَى اللهُ إلّا أنْ يُخالِفَ وَقْتَ الموَقِّتِينَ.

۴۔ قائم آل محمدؑ کے متعلق ہم اہلبیتؑ کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

٥ـ الحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزّازِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسارٍ، عَنْ أبي جَعْفَرٍ عليه السلام قالَ: قُلْتُ: لِهٰذا الأمْرِ وَقْتٌ؟ فَقالَ: كَذَبَ الْوَقّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقّاتُونَ، كَذَبَ الْوَقّاتُونَ، إنَّ مُوسىٰ عليه السلام لَمّا خَرَجَ وافِداً إلىٰ رَبِّهِ، واعَدَهُمْ ثَلاثِينَ يَوْماً، فَلَمّا زادَهُ اللهُ عَلَى الثَّلاثِينَ عَشْراً قالَ قَوْمُهُ: قَدْ أخْلَفَنا مُوسىٰ فَصَنَعُوا ما صَنَعُوا فَإذا حَدَّثْناكُمُ الْحَدِيثَ فَجاءَ عَلىٰ ما حَدَّثْناكُمْ [بِهِ] فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، وَإذا حَدَّثْناكُمُ الْحَدِيثَ فَجاءَ عَلىٰ خِلافِ ما حَدَّثْناكُمْ بِهِ فَقُولُوا: صَدَقَ اللهُ، تُؤْجَرُوا مَرَّتَيْنِ.(۱)

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا ظہور امام مہدیؑ کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی (اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (از روئے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خدا نے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (گئو سالہ پرست ہو گئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (از روئے ظن) بیان کر دیں اور تم سے کہیں انشاء اللہ ایسا ہوگا اور وہ اسی طور سے ہو جائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوہرا ثواب ملے گا (اول یہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مراۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہو جاتا ہے اس علم کی بناء پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہوگا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو ثواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا شرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہاں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہوگا اس

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے تو سورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور سورۂ اعراف میں ہے وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ موسیٰ کو جو خبر دی گئی تھی وہ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کہے اس پر دس زیادہ کئے تو اس کی صورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے تھے اور دس روز تھے مناجات کے لئے تاکہ توریت ملے چنانچہ انہی دس دن میں توریت ملی اور یہ بھی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدا یہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر کر دیتا ہے میقات کی میعاد واقعتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کو دس اور زیادہ کئے تو اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت بیان کر دیں جو لوح محو و اثبات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمدؐ کی بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محو اثبات سے ہوتا ہے اور علم الٰہی میں مشروط بالشروط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينَ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : الشِّيعَةُ تُرَبَّىٰ بِالْأَمَانِيِّ مُنْذُ مِائَتَيْ سَنَةٍ، قَالَ : وَقَالَ يَقْطِينُ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكَانَ وَقِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَضَرَ، فَأُعْطِيتُمْ مَحْضَهُ ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَعُلِّلْنَا بِالْأَمَانِيِّ ،فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَىٰ مِائَتَيْ سَنَةٍ أَوْ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ لَقَسَتِ الْقُلُوبُ وَلَرَجَعَ عَامَّةُ النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلٰكِنْ قَالُوا : مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلُّفاً لِقُلُوبِ النَّاسِ وَتَقْرِيباً لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ ھ میں یقطین نے اپنے بیٹے علی بن یقطین سے

طرح گزشتہ حدیث سے جو اشکال پیدا ہوتا ہے وہ دفع ہو گیا موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو اس حدیث میں ذکر ہے
توسورۂ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور سورۂ اعراف میں ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى (بقرہ ۲/۵۱)
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہا گیا ہے (الاعراف ۷/۱۴۲)
کہ موسیٰ کو جو خبر دی گئی تھی وہ ۴۰ دن کی تھی اور خدا نے ۳۰ دن جو کہے اس پر دس زیادہ کئے تو اس کی صورت یہ تھی کہ تیس دن روزہ رکھنے اور عبادت کرنے کے لئے قرار دیئے تھے اور دس روز تھے مناجات کے لئے تاکہ توریت ملے چنانچہ انہی دس دن میں توریت ملی اور یہ بھی مفسرین نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا میں تیس دن بعد آؤں گا تاکہ وہ زیادہ پریشان نہ ہوں اور آسانی سے یہ زمانہ بغیر ان کے گزار دیں اس کے بعد دس اور زیادہ کر دیئے اس سے وعدہ خلافی تو نہیں ہوئی کیونکہ جو وعدہ تیس دن کا تھا وہ تو پہلے ہی پورا ہو گیا کیونکہ وہ قوم سے حسب وعدہ تیس دن غائب رہے اس قسم کی بہت ساری خبریں ہمارے یہاں بھی ہیں اور مخالفین کے یہاں بھی یہ اخبار بدا یہ کہلاتے ہیں جن میں خدا اپنی مصلحت سے تغیر کر دیتا ہے میقات کی میعاد واقعتاً چالیس دن ہی تھی موسیٰ علیہ السلام نے جو پہلے تیس دن کہے بعد کو دس اور زیادہ کئے تو اس سے مقصود قوم کا امتحان تھا یا یہ کہ خدا نے وعدہ کیا چالیس دن کا اور حکم دیا موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ قوم سے مدت بیان کر دیں جو لوح محو و اثبات میں ہے پس امام علیہ السلام نے یہ دلیل دی اس بات کی کہ جائز ہے یہ کہ ہم قائم آل محمدؐ کی بابت جو خبر دیتے ہیں اس کا تعلق لوح محو اثبات سے ہوتا ہے اور علم الٰہی میں مشروط بالشروط ہوتا ہے پس اللہ بھی سچا اور اللہ کی طرف سے خبر دینے والا بھی سچا۔

٦- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ السَّيَّارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينَ، عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: الشِّيعَةُ تُرَبَّى بِالْأَمَانِيِّ مُنْذُ مِائَتَيْ سَنَةٍ، قَالَ: وَقَالَ يَقْطِينٌ لِابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ: مَا بَالُنَا قِيلَ لَنَا فَكَانَ وَقِيلَ لَكُمْ فَلَمْ يَكُنْ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: إِنَّ الَّذِي قِيلَ لَنَا وَلَكُمْ كَانَ مِنْ مَخْرَجٍ وَاحِدٍ، غَيْرَ أَنَّ أَمْرَكُمْ حَضَرَ، فَأُعْطِيتُمْ مَحْضَهُ، فَكَانَ كَمَا قِيلَ لَكُمْ وَإِنَّ أَمْرَنَا لَمْ يَحْضُرْ، فَعُلِّلْنَا بِالْأَمَانِيِّ، فَلَوْ قِيلَ لَنَا: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلَى مِائَتَيْ سَنَةٍ أَوْ ثَلَاثِمِائَةِ سَنَةٍ لَقَسَتِ الْقُلُوبُ وَلَرَجَعَ عَامَّةُ النَّاسِ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَكِنْ قَالُوا: مَا أَسْرَعَهُ وَمَا أَقْرَبَهُ تَأَلُّفاً لِقُلُوبِ النَّاسِ وَتَقْرِيباً لِلْفَرَجِ.

۶۔ حسن بن علی بن یقطین نے اپنے بھائی حسین سے اس نے اپنے باپ علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ مجھ سے امام موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ خوشحال ہوں گے اپنی آرزوؤں ۲۰۰ ھ میں یقطین نے اپنے بیٹے علی بن یقطین سے

کہا یہ کیا بات ہے یہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلاں سال میں ہوگی لیکن ظہور مہدی اس سال نہ ہوا۔ حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئمہ ہدیٰ) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہو گیا اور جیسا کہا گیا تھا ویسا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر (ظہور امام مہدیؑ) نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جاتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا اور خوشی ان سے قریب رہے۔

توضیح:- اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا جا بجا ہے صحیح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے اقتربتہ الساعۃ (قیامت قریب ہو گئی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے۔ عسیٰ ان یکون قریباً یا بین یدی الساعۃ۔ جس طرح قرب قیامت کا اظہار تخویف کے لئے ہے اسی طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یرونہ بعیدا ونراہ قریباً (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

٧ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنِ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهٰذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللهَ لَايَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهٰذَا الْأَمْرِ غَايَةً يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدْبَلَغُوهَا لَمْ يَسْتَقْدِمُوا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَأْخِرُوا.

٧۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت بنی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھڑی بھر بھی آگے نہ ہو نہ گھڑی بھر پیچھے

بیاسیواں باب

تمحیص و امتحان | خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

☆(بَابُ)☆ ٨٢

التَّمْحِيصِ وَالْإِمْتِحَانِ

١ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ وَعَلِيِّ بْنِ